سلسلة الأربعين
هدي المصدوق ﷺ في آداب السوق
بازار کے آداب کے بارے میں
نبی مصدوق ﷺ کی راہنمائی
جمع وترتیب
محمد نادر وسیم
ایم فل اسلامیات بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔
فاضل جامعہ اسلامیہ انوار مدینہ منکیرہ بھکر۔

نام کتاب: هدي المصدوق صلى الله عليه وآله وسلم في آداب السوق
بازار کے آداب کے بارے میں نبی مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہنمائی

اشراف: استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث مفتی محمد موسیٰ طاہر حفظہ اللہ تعالی
مہتمم جامعہ اسلامیہ انوار مدینہ منکیرہ بھکر۔

جمع و ترتیب: محمد نادر وسیم الشهادة العالمية تخصص فی علوم الحدیث
فاضل جامعہ اسلامیہ انوار مدینہ منکیرہ بھکر۔
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

صفحات: 50

ایڈیشن: اول

تعداد: 1100

انتساب

یہ ادنٰی سی کاوش پیاری امی جان کے نام
جن کی تربیت سے علم دین حاصل کرنے
کا شوق پیدا ہوا اور ان مشفق اساتذہ کے
نام جن کے زیر سایہ علم کے موتی چننے
کے بعد یہ چند اوراق لکھنے کی سعادت
حاصل ہوئی۔

فہرست موضوعات

مقدمہ

بازار کسی بھی معاشرے کی ایک اقتصادی اور معاشرتی ضرورت ہے۔ ہر شخص کا کسی نہ کسی طرح اس کے ساتھ تعلق ہے۔ دنیا کی تاریخ پڑھ کر دیکھیں کہ ہر دور میں بازار کا وجود رہا ہے۔ اور مختلف ضروریات زندگی اسی بازار سے ہی پوری ہوتی رہی ہیں۔ عرب کے دور جاہلیت میں عکاظ اور ذوالمجنہ کے بازار مشہور تھے۔ مکہ مکرمہ، جہاں اللہ کا گھر ہے۔ ماضی میں بہت بڑی تجارتی منڈی رہا ہے۔ خرید و فروخت کے علاوہ دوسری معاشرتی ضروریات بھی اسی بازار سے پوری ہوتی ہیں۔ جہاں بازار معاشی و معاشرتی ضروریات پوری کرتے ہیں وہیں اسے دین کی اشاعت و ترویج اور وسیع تر مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

خود انبیاء کرام کا بھی بازار سے تعلق رہا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے۔ {وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ} یعنی ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب کھانا بھی کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ [الفرقان:20]

ایک حدیث میں بازار کو سب سے بری جگہ کہا گیا ہے۔ اور دوسری حدیث میں سچے اور دیانتدار تاجر جس کا تعلق بازار سے ہوتا ہے اسکو اللہ کے عرش کے سائے میں جگہ پانے والوں میں شمار کیا گیا ہے۔ بازار کا باعثِ رحمت اور باعث وبال ہونا اس کے ساتھ تعلق کی نوعیت پر منحصر ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ بازار کے ساتھ تعلق صرف ضرورت کی حد تک رکھا جائے۔ اور یہاں اسلام کے بیان کردہ آداب و ضوابط کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔

اس مختصر کتاب میں ہم نے 40 ایسی احادیث کو جمع کیا ہے جو بازار کے آداب و ضوابط کو بیان کرتی ہیں۔ اسے **"هدي المصدوق ﷺ في آداب السوق"** کا نام دیا ہے۔ امید ہے یہ قارئین کے لیے مفید ثابت ہو گی۔

بازار جانے کا جواز

1. قَالَ الإِمَامُ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " كَانَ ذُو المَجَازِ، وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذَلِكَ، حَتَّى نَزَلَتْ: {لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ}[1] فِي مَوَاسِمِ الحَجِّ"[2] "۔

ترجمہ:

ذوالمجاز اور عکاظ عہد جاہلیت کے بازار تھے جب اسلام آیا تو گویا لوگوں نے (جاہلیت کے ان بازاروں میں) خرید وفروخت کو برا خیال کیا اس پر (سورۃ البقرہ کی) یہ آیت نازل ہوئی۔ ''تمہارے لیے کوئی حرج نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو، یہ حج کے زمانہ کے لیے تھا۔

فوائد الحدیث:

- ذوالمجاز اور عکاظ عرب کے مشہور بازار۔
- صحیح غرض کے ساتھ بازار میں جانے کا جواز۔
- رزق، اللہ کا فضل۔

---

(1) [البقرة: 198]

(2) البخاري، الصحيح، ج2، ص181، كتاب الحج، باب التجارة أيام الموسم، والبيع في أسواق الجاهلية، الرقم: 1770.

★ حج کے موسم میں کاروبار کرنے کا جواز۔

2. قَالَ الإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ النَّضْرَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: " أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ السُّوقِ سَمِعُوا الْأَذَانَ، فَتَرَكُوا أَمْتِعَتَهُمْ وَقَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ ". فَقَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ[1]} [2]۔

ترجمہ:

ایک دفعہ بازار والوں نے اذان سنی تو اپنے مال وہیں چھوڑ کر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، آپ نے فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔ وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔

فوائد الحدیث:

★ فرائض کے اہتمام پر تاکید۔

★ کاروبار کرتے ہوئے نماز کا وقت آئے تو نماز ادا کرنے کا حکم۔

★ دنیاوی کاموں میں اتنا مشغول نہیں ہونا چاہیے کہ دین سے غافل ہو جائیں۔

---

(1) [النور: 37]

(2) البيهقي، شعب الإيمان، ج4، ص367، الرقم: 2658۔

★ بازار میں مسجد بنانے کا جواز۔

★ اذان کا جواب دینے کی تاکید۔

بازار میں ذکر اللہ کی فضیلت

3. قَالَ الإِمَامُ الْبَغْوِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنا أَبُو مَنْصُورٍ السَّمْعَانِيُّ، أَنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّيَّانِيُّ، أَنا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، أَنا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، أَنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ حُيَيِّ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ فِي السُّوقِ مُخْلِصًا عِنْدَ غَفْلَةِ النَّاسِ، وَشُغْلِهِمْ بِمَا هُمْ فِيهِ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَلَيَغْفِرَنَّ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفِرَةً لَمْ تَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ[1]»

ترجمہ:

جو شخص بازار میں داخل ہو لوگوں کی غفلت اور مشغولیت کے وقت میں اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالی اسکے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور قیامت کے دن اس کو ایسی مغفرت سے نوازے گا کہ لوگوں کے وہم گمان میں بھی نہ ہوگی۔

---

[1] البغوي، شرح السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود الشافعي (المتوفى: 516هـ)، بتحقيق: شعيب الأرنؤوط، المكتب الإسلامي – دمشق، بيروت، الطبعة: الثانية، 1403هـ – 1983م، ج5، ص133، باب ما يقول إذا دخل السوق، الرقم: 1339.

فوائدالحدیث:

- ★ بازار میں بھی اللہ کاذکر کرنے کی تاکید۔
- ★ ہر عمل میں اخلاص کامطلوب ہونا۔
- ★ ذکراللہ پراجر عظیم۔

4. قَالَ الإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حدثنا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الْأَصَمُّ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حدثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حدثنا الْأَجْلَحُ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُذْكَرَ فِي الْأَسْوَاقِ، وَذَلِكَ لِكَثْرَةِ لَغَطِهِمْ وَلِغَفْلَتِهِمْ وَإِنِّي لَآتِي السُّوقَ وَمَا لِي فِيهِ حَاجَةٌ إِلَّا أَنْ أَذْكُرَ اللهَ تَعَالَى "[1]۔

ترجمہ:

اللہ تعالی کو یہ بات پسند ہے کہ بازاروں میں اس کاذکر کیاجائے۔ان (بازار والوں کی) کثرت سے غلطیوں اور غفلت کی وجہ سے اور مجھے بازار میں کوئی کام نہیں ہوتامیں تو صرف اللہ کاذکر کرنے کے لیے آتاہوں۔

فوائدالحدیث:

- ★ بازار میں ذکراللہ کی فضیلت۔

---

[1] البيهقي، شعب الإيمان، أحمد بن الحسين، أبو بكر (المتوفى: 458هـ)، الناشر: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، الطبعة: الأولى، 1423 هـ - 2003 م، ج2، ص92، الرقم: 565۔

★ بازار میں غفلت اور غلطی کا امکان زیادہ ہونا۔

★ صرف ذکر اللہ کے لیے بازار جانے کا جواز۔

5. قَالَ الإِمَامُ أَبُو دَاوُدُ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ قُلْتُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أُرِيدُ أَسْأَلُكَ. قَالَ: لَا تَسْأَلْ. قُلْتُ: إِذَا لَمْ أَسْأَلُكَ فَمَنْ أَسْأَلُ. قَالَ: سَلْ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَتْ نَحْوَ: الْقُلُوبُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ، وَأَنَّ اللَّهَ يَضْحَكُ أَوَ يَعْجَبُ مِمَّنْ يَذْكُرُهُ فِي الْأَسْوَاقِ. فَقَالَ: «أَمِرُّوهَا كَمَا جَاءَتْ بِلَا كَيْفٍ»[1]۔

ترجمہ:

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے ابو محمد سے عرض کی: میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: مجھ سے سوال نہ کرو، میں نے عرض کی: اگر آپ سے سوال نہیں کرنا، تو پھر کس سے کروں؟ انہوں نے فرمایا: (اچھا یہی بات ہے تو) پھر سوال کرو۔ میں نے عرض کی: آپ ان احادیث کے بارے کیا کہتے ہیں جو اس طرح بیان کی گئی ہیں۔ دل انگلیوں کے درمیان ہوتے ہیں اور یہ کہ اللہ تعالی اس شخص پر ضحک فرماتا ہے یا خوش ہوتا ہے جو بازاروں میں اس کا ذکر کرتا ہے۔ فرمایا ان احادیث (کے ظاہر پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے مفہوم کی) کیفیت کے درپے ہوئے بغیر آگے گزر جایا کرو۔

---

[1] أبو داود، المراسيل، سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ)، مؤسسة الرسالة – بيروت، الطبعة: الأولى، 1408، ج1، ص112، كتاب الطهارة، صلاة التطوع، الرقم: 75.

فوائد الحدیث:

- ★ اسلاف کا علم کے لیے حریص ہونا۔
- ★ اللہ تعالی کی صفات پر ایمان لانا۔
- ★ اللہ تعالی کی صفات کے در پے نہ ہونا۔
- ★ بازار میں ذکر اللہ کی فضیلت۔

بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا

6. قَالَ الإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ أَخْبَرنَا أبو الحُسَين علي بن محمد بن عبد الله بن بشران العدل ببغداد أَخْبَرنَا أبو جعفر محمد بن عمرو بن البختري حَدَّثَنا محمد بن عبد الملك بن مروان سنة ست وستين ومائتين: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ الْوَرَّاقُ الكوفي حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً[1]۔

---

[1] البيهقي، الدعوات الكبير، أحمد بن الحسين، أبو بكر (المتوفى: 458هـ)، الناشر: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، الطبعة: الأولى، 1423 هـ - 2003 م، ج2، ص92، الرقم: 300۔

ترجمہ:

جب نبی ﷺ بازار تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں، اس بازار اور جو اس میں ہے اس کی خیر و بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے اور اس میں موجود شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں اس میں کوئی گھاٹے کا سودا کروں۔“

فوائد الحدیث:

★ بازار میں داخل ہوتے وقت دعائے مذکورہ کا پڑھنا۔

★ بازار کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

★ گھاٹے کے سودے سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

★ جائز کاموں کے لیے ہر طبقہ کے لوگوں کا بازار جانے کا جواز۔

7. قَالَ الإِمَامُ التِّرْمَذِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَحَدَّثَنِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ، فَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، بِيَدِهِ الخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ۔

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَهُوَ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، هَذَا الحَدِيثَ نَحْوَهُ[1]۔

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی: «لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير» ''نہیں کوئی معبود برحق ہے مگر اللہ اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے ملک (بادشاہت) ہے اور اسی کے لیے حمد وثناء ہے وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی مرے گا نہیں، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند فرماتا ہے''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

فوائد الحدیث:

- ★ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان۔
- ★ دعائے مذکورہ پڑھنے پر اجر عظیم کا اعلان۔

---

[1] الترمذي، السنن، ج5، ص491، أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما يقول إذا دخل السوق، الرقم: 3428.

★ بازار میں ذکر اللہ کی فضیلت

نماز فجر پڑھ کر بازار جانا

8. قَالَ الإِمَامُ ابْنُ مَاجَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوقِي، حَدّثَنَا أَبِي، حَدّثَنَا عُبَيْسُ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدّثَنَا عَوْنٌ الْعُقَيْلِي، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِي عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ، غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ، غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيسَ"[1]۔

ترجمہ:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جو صبح سویرے نماز فجر کے لیے گیا، وہ ایمان کا جھنڈا لے کر گیا، اور جو صبح سویرے بازار گیا وہ ابلیس کا جھنڈا لے کر گیا۔

فوائد الحدیث:

★ نماز فجر کی اہمیت کا بیان۔

★ نماز فجر پڑھ کر بازار جانے کی ترغیب۔

---

[1] ابن ماجة، السنن، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: 273هـ)، بتحقيق: شعيب الأرنؤوط، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ – 2009 م، ج3، ص343، أبواب التجارات، باب الأسواق ودخولها، الرقم: 2234۔

بچوں کو بازار لے جانے کا جواز

9. قَالَ الإِمَامُ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الفَرَجِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ: «هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ» وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَيَقُولاَنِ لَهُ: «أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ»، فَيَشْرَكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى المَنْزِلِ[1]۔

ترجمہ:

عبد اللہ بن ہشام کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے بیعت لے لیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے داد عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ انہیں اپنے ساتھ بازار لے جاتے۔ وہاں وہ غلہ خریدتے۔ پھر عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم ان سے ملتے تو وہ کہتے کہ ہمیں بھی اس اناج میں شریک کر لو۔ کیونکہ آپ کے لیے رسول اللہ ﷺ

[1] البخاري، الصحيح، ج3، ص141، كتاب الشركة، باب الشركة في الطعام وغيره، الرقم: 2501۔

نے برکت کی دعا کی ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن ہشام انہیں بھی شریک کر لیتے اور کبھی پورا ایک اونٹ (مع غلہ) نفع میں پیدا کر لیتے اور اس کو گھر بھیج دیتے۔

فوائد الحدیث:

- بچوں کے سر پر دست شفقت پھیرنے کی ترغیب۔
- بچوں کے لیے دعا کرنے کی ترغیب۔
- نابالغ کی بیعت درست نہ ہونا۔
- طلب معاش کے لیے بازار جانے کا جواز۔
- برکت طلب کرنے کا جواز۔
- رزق حلال طلب کرنے کی ترغیب۔
- عورتوں کا اپنے بچوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہونا۔
- کھانے میں دوسروں کو شریک کرنے کا جواز۔

کاروبار اور بازار کے بارے میں علم حاصل کرنا

10. قَالَ الإِمَامُ التِّرْمَذِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ العَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ العَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ: لَا يَبِعْ فِي سُوقِنَا إِلاَّ مَنْ قَدْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ۔هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ[1]۔

ترجمہ:

ہمارے بازار میں کوئی خرید وفروخت نہ کرے جب تک کہ وہ دین میں خوب سمجھ نہ پیدا کرلے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث:

★ کاروبار کرنے والے کو دین کا علم سیکھنے کی تاکید۔

★ علمِ دین کی اہمیت کا بیان۔

بازار کا سب سے ناپسندیدہ جگہ ہونا

11. قَالَ الإِمَامُ مُسْلِمُ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذُبَابٍ، فِي رِوَايَةِ هَارُونَ، وَفِي حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ، مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

[1] الترمذي، سنن الترمذي، محمد بن عيسى (المتوفى: 279هـ)، بتحقيق: بشار عواد معروف، الناشر: دار الغرب الإسلامي – بيروت، سنة النشر: 1998 م، ج1، ص615، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الرقم: 487۔

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا[1]»۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہروں میں پیاری جگہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں، اور اللہ کے نزدیک (انسانی) آبادیوں کا سب سے ناپسندیدہ حصہ ان کے بازار ہیں۔

فوائد الحدیث:

★ اس حدیث میں بازار کی مذمت بیان ہوئی ہے کیونکہ یہاں عام طور پر جھوٹ، دھوکہ، وعدہ خلافی اور اللہ تعالی کے ذکر سے غفلت ہو جاتی ہے۔

12. قَالَ الإِمَامُ الطَّبْرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثنا بِشْرُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا بَكَّارُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «شَرُّ الْمَجَالِسِ الْأَسْوَاقُ وَالطُّرُقُ، وَخَيْرُ الْمَجَالِسِ الْمَسَاجِدُ، فَإِنْ لَمْ تَجْلِسْ فِي الْمَسْجِدِ، فَالْزَمْ بَيْتَكَ»[2]۔

---

[1] القشيري، الصحيح، مسلم بن الحجاج النيسابوري (المتوفى: 261هـ)، بتحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، الناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت، ج1، ص464، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب أحب البلاد إلى الله مساجدها، الرقم: 671۔

[2] الطبراني، المعجم الكبير، سليمان بن أحمد الطبراني (المتوفى: 360هـ)، مكتبة ابن تيمية – القاهرة، الطبعة: الثانية، ج22، ص60، الرقم: 142۔

ترجمہ:

سب سے بری مجالس بازار اور راستے ہیں۔اور بہترین مجالس مسجدیں ہیں۔اگر تو مسجد میں نہیں بیٹھ سکتا تو گھر میں رہ۔

فوائد الحدیث:

★ بازاروں اور راستوں میں بیٹھنا مہذب لوگوں کا شیوہ نہ ہونا۔

★ گھر میں رہنا بازار میں فضول بیٹھنے سے بہتر۔

★ مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان۔

13. قَالَ الإِمَامُ أَحمَدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْبُلْدَانِ شَرٌّ؟ قَالَ: فَقَالَ: " لَا أَدْرِي " فَلَمَّا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: " يَا جِبْرِيلُ، أَيُّ الْبُلْدَانِ شَرٌّ؟ " قَالَ: لَا أَدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ۔ فَانْطَلَقَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَمْكُثَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ سَأَلْتَنِي أَيُّ الْبُلْدَانِ شَرٌّ، فَقُلْتُ: لَا أَدْرِي، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ: أَيُّ الْبُلْدَانِ شَرٌّ؟ فَقَالَ: أَسْوَاقُهَا[1]۔

[1] أبو عبد الله، المسند، أحمد بن حنبل، ج27، ص310، الرقم: 16745۔

ترجمہ:

ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! شہر کی جگہوں میں سے کونسی جگہ سب سے بری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، جب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: اے جبریل! شہر کی کون سی جگہ سب سے بری ہے؟ فرمایا: میں نہیں جانتا، یہاں تک کہ رب تعالی سے استفسار کرلوں، پھر جبریل علیہ السلام چلے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد آئے اور عرض کی یامحمد ﷺ! آپ نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ شہر کی کون سی جگہ سب سے بری ہے؟ میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے معلوم نہیں، میں نے رب سے عرض کی ہے کہ شہر کی سب سے بری جگہ کون سی ہے؟ تو فرمایا: اس کے بازار۔

فوائد الحدیث:

★ شہر کی سب سے بری جگہ اس کے بازار۔

بازاروں کا شیطان کی آماجگاہ ہونا

14. قَالَ الإِمَامُ الطَّبْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِرْقٍ الْحِمْصِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «إِنَّ الشَّيَاطِينَ تَغْدُو بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ، فَيَدْخُلُونَ مَعَ أَوَّلِ دَاخِلٍ، وَيَخْرُجُونَ مَعَ آخِرِ خَارِجٍ»[1]۔

ترجمہ:

شیطان اپنے جھنڈے لے کر صبح کے وقت بازاروں کی طرف نکل پڑتے ہیں، وہ (بازار میں) پہلے داخل ہونے والے کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور آخری نکلنے والے کے ساتھ نکلتے ہیں۔

فوائد الحدیث:

- بازار کا شیطان کی آماجگاہ ہونے کا بیان۔
- شیطان کا داؤ اہل بازار پر زیادہ چلنا۔ وہ انہیں فضول گوئی، جھوٹی قسموں، دھوکہ، وعدہ خلافی اور ملاوٹ جیسے دھندوں میں مشغول رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

15. قَالَ الإِمَامُ مُسْلِمُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ، قَالَ: ابْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: لَا تَكُونَنَّ إِنِ اسْتَطَعْتَ، أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ، وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ[2]۔

---

[1] الطبراني، المعجم الكبير، سليمان بن أحمد (المتوفى: 360هـ)، مكتبة ابن تيمية – القاهرة، الطبعة: الثانية، ج8، ص136، الرقم:7618۔

[2] مسلم، الصحيح، ج4، ص1906، كتاب الإمارة، باب فضل الرباط في سبيل الله عز وجل، الرقم: 2451۔

ترجمہ:

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے پہلے بازار میں نہ داخل ہو اور نہ سب سے آخر میں نکلو کیونکہ بازار شیطان کے دنگل ہیں اور شیطان وہیں اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔

فوائد الحدیث:

★ یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن حکما مرفوع ہے؛ کیونکہ شیطان کے متعلق باتیں اجتہاد سے معلوم نہیں ہوتیں۔

★ بازار میں شیطان کا داؤ زیادہ چلنے کا بیان۔

★ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ترغیب۔

16. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَر ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: «لَمَّا أُهْبِطَ إِبْلِيسُ قَالَ: أَيْ رَبِّ، قَدْ لَعَنْتَهُ فَمَا عَمَلُهُ؟ قَالَ: السِّحْرُ، قَالَ: فَمَا قِرَاءَتُهُ؟ قَالَ: الشِّعْرُ، قَالَ: فَمَا كِتَابُهُ؟ قَالَ: الْوَشْمُ، قَالَ: فَمَا طَعَامُهُ؟ قَالَ: كُلُّ مَيْتَةٍ وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، قَالَ: فَمَا شَرَابُهُ؟ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ مَسْكَنُهُ؟ قَالَ: الْحَمَّامُ، قَالَ: فَأَيْنَ مَجْلِسُهُ؟ قَالَ: الْأَسْوَاقُ، قَالَ: فَمَا صَوْتُهُ؟ قَالَ: الْمِزْمَارُ، قَالَ: فَمَا مَصَايِدُهُ؟ قَالَ: النِّسَاءُ»[1]۔

---

[1] الجامع، معمر بن أبي عمرو راشد (المتوفى: 153هـ)، تحقيق: حبيب الرحمن الأعظمي، المجلس العلمي بباكستان، وتوزيع المكتب الإسلامي ببيروت، الطبعة: الثانية، 1403 هـ ج11، ص268، الرقم: 20511-

ترجمہ:

جب ابلیس کو جنت سے نکالا گیا تو اس نے کہا: اے رب تعالی تو نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ اس کا عمل کیا ہے؟ فرمایا: جادو۔ پھر عرض کی۔ اس کی قراءت کیا ہے؟ فرمایا: شعر، پھر عرض کی۔ اس کی کتاب کیا ہے؟ فرمایا: وشم، پھر عرض کی۔ اس کا کھانا کیا ہے؟ فرمایا: ہر وہ مردار جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ پھر عرض کی: اس کا پینا کیا ہے؟ فرمایا: ہر نشہ آور چیز۔ پھر عرض کی: اس کا مسکن کیا ہے؟ فرمایا: حمام۔ پھر عرض کی: اس کی مجلس کیا ہے؟ فرمایا: بازار۔ پھر عرض کی: اس کی آواز کیا ہے؟ فرمایا: مزمار۔ پھر عرض کی: اس کے شکار کون ہیں؟ فرمایا: عورتیں۔

دجال بازاروں میں چکر لگائے گا

17. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ وَمَشَى فِي الْأَسْوَاقِ " يَعْنِي الدَّجَّالَ[1]۔

ترجمہ:

دجال کھانا کھائے گا اور بازاروں میں چکر لگائے گا۔

فوائد الحدیث:

★ دجال کی نشانیوں کا بیان۔

---

[1] أحمد، المسند، ج33، ص199، الرقم: 19993۔

★ نبی کریم ﷺ کا امت کو علاماتِ قیامت سے آگاہ کرنا۔

جو بازار میں پہلے آئے وہ جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

18. قَالَ الإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحِ بْنُ أَبِي طَاهِرٍ الْعَنْبَرِيُّ , أنبأ جَدِّي يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْجَارُودِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ الْجَرْجَرَائِيُّ , أنبأ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ , عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: "كُنَّا فِي زَمَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فِي السُّوقِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ إِلَى اللَّيْلِ "»[1]۔

ترجمہ:

جو بازار میں کسی جگہ سب سے پہلے آئے وہ رات تک اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

فوائد الحدیث:

★ حقوق العباد کی بیان۔

بازار میں سلام کرنا

19. قَالَ الإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ، فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى

---

[1] البيهقي، السنن الكبرى، أحمد بن الحسين، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ)، بتحقيق محمد عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات1424 هـ – 2003 م، ج6، ص249، الرقم: 11837۔

السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللهِ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعِهِ، وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ . قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَمَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ؟ وَإِنَّهُ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ، وَلَا تَسُومُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ قَالَ: وَأَقُولُ: اجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: " يَا أَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ ، إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَا "[1]۔

ترجمہ:

طفیل بن ابی کعب سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عمر کے پاس جاتے تھے تو ان کے ساتھ بازار تک جاتے تو عبداللہ ابن عمر کسی معمولی چیزیں بیچنے والے اور شاندار تجارت کرنے والے اور مسکین پر اور کسی پر نہ گزرتے مگر اسے سلام کرتے۔ طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ ابن عمر کے پاس گیا تو مجھ سے بازار تک چلنے کو کہا میں نے کہا آپ بازار میں کرتے کیا ہیں، نہ تو خرید وفروخت پر کھڑے ہوتے ہیں، نہ سامان کی قیمت دریافت کرتے ہیں، نہ اس کا بھاؤ لگاتے ہیں، نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں، تو ہمارے ساتھ یہاں ہی بیٹھے باتیں کرلیں۔ فرماتے ہیں کہ تو مجھ سے عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اے پیٹ والے، راوی کہتے ہیں کہ طفیل کا پیٹ بڑا تھا، ہم سلام کے لئے جاتے ہیں کہ جو ہمیں ملے اسے سلام کریں۔

---

[1] البيهقي، شعب الإيمان، أحمد بن الحسين أبو بكر (المتوفى: 458هـ)، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، الطبعة: الأولى، 1423 هـ - 2003 م، ج11، ص204، الرقم: 8411۔

فوائد الحدیث:

- ★ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بازار جانا۔
- ★ سلام عام کرنے کی فضیلت۔
- ★ صحابہ کرام کا سلام ومحبت کا داعی ہونا۔
- ★ بازار میں فقط حال احوال جاننے کے لیے جانے کا جواز۔

اس بازار میں جانا جہاں مال مناسب داموں ملے۔

20. قَالَ الإِمَامُ ابْنُ مَاجَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِي، حَدّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، حَدّثَنِي مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ ابْنَا الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادِ، أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِي، حَدَّثَهُمَا أَنَّ أَبَاهُ الْمُنْذِرَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى سُوقِ النَّبِيطِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: "لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ" ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى سُوقٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: "لَيْسَ هَذَا لَكُمْ بِسُوقٍ" ثُمَّ رَجَعَ إِلَى هَذَا السُّوقِ، فَطَافَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: "هَذَا سُوقُكُمْ، فَلَا يُنْتَقَصَنَّ وَلَا يُضْرَبَنَّ عَلَيْهِ خَرَاجٌ"[1]۔

---

[1] ابن ماجة، السنن، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: 273هـ)، بتحقيق: شعيب الأرنؤوط، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م، ج3، ص343، أبواب التجارات، باب الأسواق ودخولها، الرقم: 2233-

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نبیط کے بازار تشریف لے گئے، بازار کا مشاہدہ فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بازار تمہارے لیے نہیں ہے پھر ایک دوسرے بازار میں تشریف لے گئے، اور اس کو دیکھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بازار بھی تمہارے لیے نہیں ہے، پھر اس بازار میں پلٹے اور اس میں ادھر ادھر پھرے، پھر فرمایا: یہ تمہارا بازار ہے، اس میں نہ مال کم دیا جائے گا اور نہ اس میں کوئی محصول (ٹیکس) عائد کیا جائے گا۔

فوائد الحدیث:

- ★ لوگوں کو نفع مند بات بتانے کی ترغیب۔
- ★ ناپ تول پورا رکھنے کی تاکید۔
- ★ بے جا ٹیکس لگانے کی مذمت

بازار میں ناپ تول کا خیال کرنا

21. قَالَ الإِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أنا أَبُو نُعَيْمٍ حثنا حُرُّ بْنُ جُرْمُوزٍ الْمُرَادِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْرُجُ مِنَ الْقَصْرِ وَعَلَيْهِ قِطْرِيَّتَانِ، إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، وَرِدَاؤُهُ مُشَمَّرٌ قَرِيبًا مِنْهُ، وَمَعَهُ الدِّرَّةُ، يَمْشِي فِي

الْأَسْوَاقِ، وَيَأْمُرُهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَحُسْنِ الْبَيْعِ، وَيَقُولُ: أَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ، وَلَا تَنْفُخُوا اللَّحْمَ[1]۔

ترجمہ:

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ محل سے نکلے اور آپ پر دو چادریں تھیں۔ آپ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا۔ اوپر چادر اوڑھ رکھی تھی جو کہ پنڈلیوں تک آتی تھی۔ آپ کے پاس ایک درہ تھا۔ بازار میں چل رہے تھے اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وزن اور پیمانے پورے کرو اور گوشت کو مت پھلاؤ۔

فوائد الحدیث:

★ رعایا کے احوال جاننا اور ان کا محاسبہ کرنا، حاکم کی ذمہ داری۔

★ حاکم کا درہ/چابک لے کر بازار کا معائنہ کرنا۔

★ انتظامیہ کا بازار میں اشیاء کا نرخ وغیرہ معلوم کرنا۔

بازار میں زیادہ قسمیں کھانے کی ممانعت

22. قَالَ الإِمَامُ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا العَوَّامُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ

---

[1] أبو عبد الله، فضائل الصحابة، أحمد بن محمد بن حنبل (المتوفى: 241هـ)، بتحقيق د. وصي الله محمد عباس، مؤسسة الرسالة – بيروت، الطبعة: الأولى، 1403 – 1983، ج2، ص557، الرقم: 938.

سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ» فَنَزَلَتْ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} [1] [2] ۔

ترجمہ:

بازار میں ایک شخص نے ایک سامان دکھا کر قسم کھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے۔ حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکہ دینا تھا۔ اس پر یہ آیت اتری «إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا» ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلہ میں بیچتے ہیں۔“

فوائد الحدیث:

- إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا :آیت کا شان نزول۔
- دھوکہ دینے کی ممانعت۔
- لین دین میں جھوٹی قسموں کا عام ہونا۔
- جھوٹی قسم کی مذمت۔

---

(1) البخاري، الصحيح، محمد بن إسماعيل، أبو عبدالله، بتحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر، الناشر: دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ، ج3، ص60، كتاب البيوع، باب ما يكره من الحلف في البيع، الرقم: 2088.

(2) [آل عمران: 77].

مال کے بازار پہنچنے سے پہلے خریدنے کی ممانعت

23. قَالَ الإِمَامُ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلاَ تُصَرُّوا الغَنَمَ، وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ»[1]۔

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی (ان کا سامان شہر پہنچے سے پہلے ہی خرید لینے کی غرض سے) نہ کرو۔ ایک شخص کسی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور کوئی «نجش» (دھوکہ فریب) نہ کرے اور کوئی شہری، بدوی کا مال نہ بیچے اور بکری کے تھن میں دودھ نہ روکے۔ لیکن اگر کوئی اس (آخری) صورت میں جانور خرید لے تو اسے دوہنے کے بعد دونوں طرح کے اختیارات ہیں۔ اگر وہ اس بیع پر راضی ہے تو جانور کو روک سکتا ہے اور اگر وہ راضی نہیں تو ایک صاع کھجور اس کے ساتھ دے کر اسے واپس کر دے۔

فوائد الحدیث:

★ تجارتی سامان شہر پہنچے سے پہلے ہی خریدنے کی ممانعت۔

---

[1] البخاري، الصحيح، ج3، ص71، كتاب البيوع، باب النهي للبائع أن لا يحفل الإبل، والبقر والغنم وكل محفلة، الرقم: 2150۔

- ★ دوسرے کی بیع پر بیع کرنے کی ممانعت۔
- ★ کاروبار میں نجش یعنی دھوکہ فریب کی ممانعت۔
- ★ شہری کا دیہاتی سے شہر سے باہر ہی مال خرید کر مارکیٹ میں بیچنا اور دیہاتی کو مارکیٹ میں نہ آنے دینا، یعنی اسے نفع سے محروم رکھنے کی مذمت۔
- ★ دھوکے کی غرض سے جانور کے تھن میں دودھ روک کر رکھنے کی ممانعت۔
- ★ بیع میں خیار عیب کا ثبوت۔

24. قَالَ الإِمَامُ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَسْوَاقَ»، وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ، وقَالَ الْآخَرَانِ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي[1]۔

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ بازار میں پہنچنے سے پہلے سامان حاصل کیا جائے۔ یہ ابن نمیر کے الفاظ ہیں اور دوسرے دونوں نے کہا: نبی ﷺ نے (سامانِ تجارت لانے والوں کو) راستے میں جا کر ملنے سے منع فرمایا۔

---

[1] مسلم، الصحيح، ج3، ص1156، كتاب البيوع، باب تحريم تلقي الجلب، الرقم: 1517۔

فوائد الحدیث:

- ★ تجارتی سامان شہر پہنچے سے پہلے ہی خریدنے کی ممانعت۔
- ★ شہری کا دیہاتی سے شہر سے باہر ہی مال خرید کر مارکیٹ میں بیچنا اور دیہاتی کو مارکیٹ میں نہ آنے دینا، یعنی اسے نفع سے محروم رکھنے کی مذمت۔

بازار میں مرد و عورت کے اختلاط کی ممانعت

25. قَالَ الإِمَامُ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنِي خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِيَلِنِي مِنْكُمْ، أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا، وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ»[1]۔

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ تم میں سے پختہ عقل والے اور دانش مند کھڑے ہوں، پھر وہ جو (اس میں) ان کے قریب ہوں (پھر وہ جو ان کے قریب ہوں، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں) تین بار فرمایا: اور تم بازاروں کے گڈمڈ گروہ (بننے) سے بچو۔"

---

[1] مسلم، الصحيح، ج1، ص323، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، وإقامتها، ---الخ، الرقم: 432-

فوائد الحدیث:

- ★ نماز میں بالترتیب افضل لوگوں کا امام کے قریب ہونا۔
- ★ امام کا بالفعل صف بندی کروانا اور ترغیب دلانا۔
- ★ نماز میں صف بندی کی مشروعیت۔
- ★ بازاروں میں مرد و خواتین کے اختلاط کی ممانعت۔

26. قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي أَبُو السَّرِيِّ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ فِي حَدِيثِهِ: " أَمَا تَغَارُونَ أَنْ تَخْرُجَ نِسَاؤُكُمْ؟ " وَقَالَ هَنَّادٌ فِي حَدِيثِهِ: " أَلَا تَسْتَحْيُونَ أَوْ تَغَارُونَ؟ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ نِسَاءَكُمْ يَخْرُجْنَ فِي الْأَسْوَاقِ يُزَاحِمْنَ الْعُلُوجَ»[1]۔

ترجمہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: کیا تم حیا نہیں رکھتے، کیا تمھیں غیرت نہیں آتی کہ تمہاری عورتیں باہر جاتی ہیں اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں نکل جاتی ہیں اور قوی اور بھاری بھر کم مردوں سے ٹکراتی ہیں۔

---

[1] أبو عبد الله، المسند، أحمد بن محمد بن حنبل (المتوفى: 241هـ)، بتحقيق: شعيب الأرنؤوط، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ – 2001 م، ج2، ص343، الرقم: 1118.

فوائد الحدیث:

- ★ عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا مردوں کے لیے باعث عار ہونا۔
- ★ بازاروں میں مرد و خواتین کے اختلاط کی ممانعت۔

جو چیز موجود نہ ہو، اسکی بیع کی ممانعت

27. قَالَ الإِمَامُ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ البَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي، أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ، ثُمَّ أَبِيعُهُ؟ قَالَ: لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو[1]۔

ترجمہ:

حکیم بن حزام فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے پاس کچھ لوگ آتے ہیں اور اس چیز کو بیچنے کے لیے کہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی، تو کیا میں اس چیز کو ان کے لیے بازار سے خرید کر لاؤں، پھر فروخت کروں؟ آپ نے فرمایا: ”جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کی بیع نہ کرو“۔

امام ترمذی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] الترمذي، السنن، ج2، ص525، أبواب البيوع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في كراهية بيع ما ليس عندك، الرقم: 1232.

فوائد الحدیث:

- معدوم شے کی بیع کا عدم جواز۔
- صحابہ کرام کا تفقہ فی الدین میں حریص ہونا۔

بازار میں شور وغل اور فحش گوئی کی ممانعت

28. قَالَ الإِمَامُ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَلَا الصَّيَّاحَ فِي الْأَسْوَاقِ»[1]۔

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی فحش گو، تکلفا فحش گوئی کرنے والے اور بازاروں میں چیخنے چلانے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

فوائد الحدیث:

- حسن اخلاق کی ترغیب۔
- صاحب اخلاق حسنہ کی تعریف اور اخلاق سیئہ کی مذمت۔

---

[1] البخاري، الأدب المفرد، ج1، ص116، باب ليس المؤمن بالطعان، الرقم: 310۔

★ نبی کریم ﷺ کا اعلی صفات سے متصف ہونے کا بیان۔

29. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ جِيفَةُ اللَّيْلِ، حِمَارُ النَّهَارِ، عَالِمٌ بِالدُّنْيَا، جَاهِلٌ بِالْآخِرَةِ»[1]۔

ترجمہ:

اللہ تعالی ہر متکبر، پیٹو اور بازاروں میں شور وشرابا کرنے والے، رات کو مردہ پڑے رہنے والے، دن کو گدھے کی طرح چیخنے والے، دنیا سے باخبر اور آخرت سے غافل شخص سے بغض رکھتا ہے۔

فوائد الحدیث:

★ حسن اخلاق کی ترغیب۔

★ صاحب اخلاق حسنہ کی تعریف اور اخلاق سیئہ کی مذمت۔

★ اخروی زندگی کی دنیاوی زندگی پر ترجیح۔

30. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالَ: " أَجَلْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ

---

[1] الأصبهاني، كتاب الأمثال في الحديث النبوي، أبو محمد عبد الله بن محمد (المتوفى: 369هـ)، بتحقيق: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد، الدار السلفية – بومباي – الهند، الطبعة: الثانية، 1408 – 1987م، ج1، ص276، الرقم: 234.

لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي القُرْآنِ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا}[1] ، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ المتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلاَ غَلِيظٍ، وَلاَ سَخَّابٍ فِي الأَسْوَاقِ، وَلاَ يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ المِلَّةَ العَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا "، تَابَعَهُ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِلاَلٍ، وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ هِلاَلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ سَلاَمٍ غُلْفٌ: كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلاَفٍ، سَيْفٌ أَغْلَفُ، وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ، وَرَجُلٌ أَغْلَفُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُونًا[2]۔

ترجمہ:

عطاء بن یسار، عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملے اور استفسار کیا: رسول اللہ ﷺ کی جو صفات توریت میں آئی ہیں ان کے متعلق مجھے کچھ بتائیے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں! قسم اللہ کی! آپ ﷺ کی تورات میں بالکل بعض وہی صفات آئی ہیں جو قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ جیسے کہ ”اے نبی! ہم نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا، اوران پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے۔ تم نہ بد خو ہو، نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور غل مچانے والے، (اور تورات میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ) وہ (میرا بندہ اور رسول) برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لے گا۔ بلکہ معاف اور در گزر کرے

---

[1] [الأحزاب: 45]۔

[2] البخاري، الصحيح، ج3، ص66، كتاب البيوع، باب كراهية السخب في السوق، الرقم: 2125۔

گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھی نہ کرا لے، یعنی لوگ «لا إله إلا الله» نہ کہنے لگیں اور اس کے ذریعہ وہ اندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کو شنوا اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کو پردے کھول دے گا۔

اس حدیث کی متابعت عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ہلال سے کی ہے۔ اور سعید نے بیان کیا کہ ان سے ہلال نے، ان سے عطاء نے کہ «غلف» ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو پردے میں ہو۔ «سيف أغلف، وقوس غلفاء» اسی سے ہے اور «رجل أغلف» اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

فوائد الحدیث:

- ★ صحابہ کرام کا تفقہ فی الدین میں حریص ہونا۔
- ★ سابقہ کتب سماویہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی صفات کا مذکور ہونا۔
- ★ نبی اکرم ﷺ کا گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا، اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا جانا۔
- ★ نبی کریم ﷺ کا اعلیٰ صفات سے متصف ہونا۔
- ★ معافی اور در گزر کی فضیلت۔

31. حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ» وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي بِالْهُدَى

وَدِينِ الْحَقِّ، وَلَمْ يَجْعَلَنِي زَرَّاعًا، وَلَا تَاجِرًا، وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَجَعَلَ رِزْقِيَ فِي ظِلِّ رُمْحِي»[1] ۔

ترجمہ:

تم کنواریوں سے شادی کرو، کیونکہ وہ خوش گفتار ہوتی ہیں، ان کے رحم زرخیز ہوتے ہیں اور کم پر مطمئن ہو جاتی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے مجھے ہدایت اور حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ اور مجھے کھیتی باڑی کرنے والا، تاجر اور بازاروں میں شور مچانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ اور میرا رزق نیزوں کے سائے میں رکھا ہے۔

فوائد الحدیث:

- کنواری عورت سے شادی کی وجہ
- خوش گفتاری اور قناعت کی فضیلت
- اخلاق سیئہ کی مذمت

بازار میں غلط اور جھوٹی باتوں کا عام ہونا

32. عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ، قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ السُّوقَ يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ، فَشُوبُوهَا بِالصَّدَقَةِ»[1] ۔

---

[1] الآحاد والمثاني، أبو بكر بن أبي عاصم الشيباني (المتوفى: 287هـ)، بتحقيق: د. باسم فيصل أحمد الجوابرة، دار الراية – الرياض، الطبعة: الأولى، 1411 – 1991، ج4، ص5، الرقم: 1947.

ترجمہ:

ہم لوگ بازار میں تھے کہ ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ آئے اور فرمایا: ان بازاروں میں (بغیر قصد وارادے کے) غلط اور جھوٹی باتیں آہی جاتی ہیں، لہٰذا تم اس میں صدقہ ملالیا کرو۔

فوائد الحدیث:

- ★ بازار میں غلط اور جھوٹی باتوں کا عام ہونا۔
- ★ صدقہ کرنے سے خطائیں معاف ہونا۔
- ★ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی بازار میں تشریف لے جانا۔

شے پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے بیچنے کی ممانعت

33. قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ جُزَافًا عَلَى السُّوقِ "فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ"[2]۔

=

[1] النسائي، السنن، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب (المتوفى: 303هـ)، بتحقيق: عبد الفتاح أبو غدة، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب، الطبعة: الثانية، 1406 – 1986، ج7، ص15، كتاب الأيمان والنذور، باب في اللغو والكذب، الرقم: 3799۔

[2] أبو عبد الله، المسند، أحمد بن حنبل، ج8، ص263، الرقم: 4639۔

ترجمہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ بازار کے اونچے حصہ میں بغیر تخمینے سے اناج کی خرید و فروخت کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس اناج کو وہاں سے منتقل کیے بغیر آگے بیچنے سے منع کر دیا۔

فوائد الحدیث:

- ★ وزن والی چیز تخمینے کے بغیر بیچنا درست نہیں۔
- ★ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

دکان میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا

34. قَالَ الإِمَامُ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ فِي ظُلَّةِ الْبَزَّازِ[1]۔

ترجمہ:

ابن عمر کپڑے والے کی دکان میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لیتے تھے۔

فوائد الحدیث:

---

[1] البخاري، الأدب المفرد، محمد بن إسماعيل، أبو عبد الله (المتوفى: 256هـ)، بتحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، دار البشائر الإسلامية – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1409 – 1989، ج1، ص376، باب الاستئذان في حوانيت السوق، الرقم: 1099.

★ دکان میں داخل ہوتے وقت اجازت لینا۔

بازاروں میں چل پھر کر کھانا ناپسندیدہ

35. ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ لُقْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «الْأَكْلُ فِي الْأَسْوَاقِ دَنَاءَةٌ»[1]۔

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بازاروں میں کھانا کمینہ پن ہے۔

فوائد الحدیث:

★ بازار میں چل پھر کر کھانا وقار کے منافی۔

---

[1] الكسّي، المنتخب من مسند عبد بن حميد، أبو محمد عبد الحميد (المتوفى: 249هـ)، مكتبة السنة – القاهرة، الطبعة: الأولى، 1408 – 1988، ج1، ص421، الرقم:1444.

بازاروں میں ضرورت کے لیے جانا

36. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ، نَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ذَكَرَ سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: "نِعْمَ صَوْمَعَةُ الْمُسْلِمِ بَيْتُهُ، يَكُفُّ بَصَرَهُ وَفَرْجَهُ، وَإِيَّاكُمْ وَالْأَسْوَاقَ فَإِنَّهَا تُلْغِي وَتُلْهِي"[1]۔

ترجمہ:

مسلمان کا بہترین ٹھکانہ اس کا گھر ہے۔ وہ گھر میں اپنی نظروں اور شرم گاہ کو روک کر رکھتا ہے۔ پس بازاروں سے دور رہو، یہ لہو اور لغو کاموں میں مشغول کرتے ہیں۔

فوائد الحدیث:

- مسلمان کا بہترین ٹھکانہ اس کا گھر۔
- نظروں اور شرم گاہ کی حفاظت کا حکم۔
- بازاروں میں فضول پھرنے کی ممانعت۔
- لہو ولعب اور لغو کاموں میں مشغول ہونے کی ممانعت۔

[1] البيهقي، شعب الإيمان، ج13، ص194، الرقم: 10173۔

راستے اور بازار کے حقوق کا خیال رکھنا

37. قَالَ الإِمَامُ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ»، فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا المَجَالِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا»، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: «غَضُّ البَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ المُنْكَرِ»[1]۔

ترجمہ:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”راستوں (اور گلی کوچوں) میں بیٹھنے سے بچو۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، راستوں پر بیٹھے بغیر ہمارا گزارہ نہیں کیونکہ ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”پس اگر تم نہیں مانتے تو راستہ کا حق ادا کرو۔“ انہوں نے عرض کیا اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا: ”آنکھوں کو نیچے رکھنا۔ اذیت رسانی نہ کرنا اور سلام کا جواب دینا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔“

---

[1] البخاري، الصحيح، كتاب المظالم والغصب، باب أفنية الدور والجلوس فيها، والجلوس على الصعدات، ج3، ص132، الرقم: 2465.

فوائدالحدیث:

- ★ غیر محرم سے نظر کو جھکائے رکھنا۔
- ★ جہاں فتنہ میں مبتلا ہونے کا ڈر ہو وہاں سے بچنا۔
- ★ سلام کے جواب دینے کا وجوب۔
- ★ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔
- ★ عدم اذیت۔
- ★ سد ذرائع۔

بازار میں کسی کو اذیت دینے سے گریز کرنا

38. قَالَ الإِمَامُ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا، أَوْ فِي سُوقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا، أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ، أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ المُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ"[1]۔

---

[1] البخاري، الصحيح، ج9، ص49، كتاب الفتن، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: «من حمل علينا السلاح فليس منا»، الرقم: 7075.

ترجمہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اسے چاہیئے کہ اس کی نوک کا خیال رکھے۔‘‘ یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے انہیں تھامے رہے۔ کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

فوائد الحدیث:

- مسجد، بازار اور عوامی جگہوں پر چلتے ہوئے لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے گریز کرنا۔
- لوگوں کو خوفزدہ نہ کرنا۔
- مسلمان کی حرمت پر تاکید۔
- مسجد سے گزرنے کا جواز۔
- شیطان کا لوگوں کو شر میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگے رہنا۔

39. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُؤَدِّبُ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَلْبَسُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ جُبَّةً مِنْ صُوفٍ مَرْقُوعَةً بَعْضُهَا بِأَدَمٍ، وَيَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ عَلَى عَاتِقِهِ

الدِّرَّةُ يُؤَدِّبُ النَّاسَ بِهَا، وَيَمُرُّ بِالنِّكْثِ وَالنَّوَى؛ فَيَلْتَقِطُهُ وَيُلْقِيهِ فِي مَنَازِلِ النَّاسِ لِيَنْتَفِعُوا بِذَلِكَ[1]۔

ترجمہ:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ وقت ہوئے تو پیوند لگا ہوا اونی کھردرا جبہ پہنتے، بعض پیوند چمڑے کے ہوتے اور اسی حالت میں بازار کا چکر لگاتے اور آپ کے کندھے پر درّہ ہوتا جس سے قصور واروں کو سزا دیتے۔ اونی دھاگے اور سے گزرتا ہے، لہذا وہ اسے اٹھا کر لوگوں کے گھروں میں پھینک دیتے تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

فوائد الحدیث:

- ★ حاکم کا کاروباری معاملات میں انتظامیہ اور رعایا کا احتساب کرنا۔
- ★ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا انداز حکمرانی۔
- ★ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سادگی۔

جنت میں بازار کا وجود

40. حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ. فِيهَا كُثْبَانُ الْمِسْكِ، فَإِذَا خَرَجُوا إِلَيْهَا هَبَّتِ الرِّيحُ» قَالَ حَمَّادٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ: شَمَالِيٌّ، قَالَ: «فَتَمْلَأُ، وُجُوهَهُمْ،

[1] المجالسة وجواهر العلم، أبو بكر أحمد بن مروان الدينوري المالكي (المتوفى : 333هـ)، جمعية التربية الإسلامية (البحرين)، ج2، ص82، الرقم: 214.

وَثِيَابَهُمْ، وَبُيُوتَهُمْ مِسْكًا، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا» ، قَالَ: " فَيَأْتُونَ أَهْلِيهِمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا ، وَيَقُولُونَ لَهُنَّ: وَأَنْتُمْ قَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا "[1]۔

ترجمہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں اہلِ جنت کا ایک بازار ہو گا، وہ وہاں ہر ہفتہ کو جایا کریں گے، اس میں کستوری کے اونچے اونچے ڈھیر ہوں گے، جب وہ اس بازار کی طرف نکلیں گے تو شمال کی جانب سے ہوا چلے گی اور وہ ان کے چہروں، کپڑوں اور گھروں کو کستوری سے بھر دے گی اور اس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو گا، وہ جب لوٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس جائیں گے تو گھر والے ان سے کہیں گے کہ ہمارے پاس سے جانے کے بعد تمہارا حسن و جمال بہت زیادہ ہو چکا ہے اور وہ کہیں گے کہ ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی بہت اضافہ ہو چکا ہے۔

فوائد الحدیث:

- ★ جنت میں اہلِ جنت کا ایک بازار۔
- ★ جنتیوں کی زندگی پر آسائش۔
- ★ جنتی حسن و جمال سے مالا مال۔

---

[1] أبو عبد الله، المسند، أحمد بن حنبل، ج21، ص430، الرقم: 14035۔

ماٰخذومراجع

1. بغوی، **شرح السنۃ**، ابو محمد حسین بن مسعود شافعی (متوفی:516ھ)، تحقیق: شعیب ارنؤط، المکتب الاسلامی دمشق، بیروت، طبع:ثانی، 1403ھ-1983م۔
2. بیہقی، **شعب الایمان**، احمد بن الحسین، ابو بکر (متوفی:458ھ)، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع-ریاض، 1423ھ-2003م۔
3. ابوداود، **المراسیل**، سلیمان بن اشعث سجستانی (متوفی:275ھ)، مؤسسۃ الرسالۃ—بیروت، 1408۔
4. بیہقی، **الدعوات الکبیر**، احمد بن الحسین، ابو بکر (متوفی:458ھ)، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع-ریاض، 1423ھ-2003م۔
5. ابن ماجہ، **السنن**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (متوفی: 273ھ)، تحقیق: شعیب ارنؤوط، دار الرسالۃ العالمیۃ، 1430ھ-2009م۔
6. ترمذی، **السنن**، محمد بن عیسی (متوفی:279ھ)، تحقیق: بشار عواد معروف، دار الغرب الاسلامی—بیروت، 1998 م۔
7. قشیری، **الصحیح**، مسلم بن حجاج نیشاپوری (متوفی: 261ھ)، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، دار احیاء التراث العربی—بیروت۔
8. طبرانی، **المعجم الکبیر**، سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی:360ھ)، مکتبۃ ابن تیمیہ—قاہرہ۔

9. بیہقی، **شعب الایمان**، احمد بن الحسین ابو بکر (متوفی: 458ھ)، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض، 1423ھ-2003م۔

10. ابن ماجہ، **السنن**، ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی (متوفی: 273ھ)، تحقیق: شعیب ارنؤوط، دار الرسالۃ العالمیۃ، 1430ھ-2009م۔

11. ابو عبداللہ، **فضائل الصحابۃ**، احمد بن حنبل (متوفی: 241ھ)، تحقیق د۔ وصی اللہ محمد عباس، مؤسسۃ الرسالۃ—بیروت، 1403ھ—1983م۔

12. البخاری، **الصحیح**، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر الناصر، دار طوق النجاۃ، 1422ھ۔

13. ابو عبداللہ، **المسند**، احمد بن محمد بن حنبل (متوفی: 241ھ)، تحقیق: شعیب ارنؤوط، مؤسسۃ الرسالۃ، 1421ھ-2001م۔

14. اصفہانی، **کتاب الامثال فی الحدیث النبوی**، ابو محمد عبداللہ بن محمد (متوفی: 369ھ)، تحقیق: دکتور عبد العلی عبد الحمید حامد، الدار السلفیہ- بمبئی—ہند، 1408ھ-1987م۔

15. ابو بکر، **الاحاد والمثانی**، ابو بکر بن ابی عاصم شیبانی (متوفی: 287ھ)،، دار الرایۃ—ریاض، 1411ھ—1991م۔

16. نسائی، **السنن**، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب (متوفی: 303ھ)، تحقیق: عبد الفتاح ابو غدہ، مکتب المطبوعات الاسلامیہ—حلب، 1406ھ—1986م۔

17. بخاری، **الادب المفرد**، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ (متوفی: 256ھ)، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، دار البشائر الاسلامیہ—بیروت، 1409ھ—1989م۔

18. الکَسّی، **المنتخب من مسند عبد بن حمید**، ابو محمد عبد الحمید (متوفی: 249ھ)، مکتبۃ السنۃ — قاہرہ، 1408ھ — 1988م۔

19. عسقلانی، **المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ**، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر (متوفی: 852ھ)، دار العاصمۃ، دار الغیث — السعودیۃ، 1419ھ۔

20. دینوری، **المجالسۃ وجواہر العلم**، ابو بکر احمد بن مروان دینوری مالکی (متوفی: 333ھ)، جمعیۃ التربیۃ الاسلامیۃ (بحرین)۔